ہے۔ انکشاف کی تائید میں جابجا حوالے بھی دیے ہیں۔لیکن نامعلوم کیوں انہوں نے حوالہ دینے کا عصری طریقہ اختیار نہیں کیا ہے۔ چنانچہ بہت سے مقامات پر مآخذ کے صفحات نمبر ذکر نہیں کیے ہیں۔مصنف کے پیش نظر تمام اہم اردو تفاسیر رہی ہیں جن کے اقتباسات انہوں نے بطور ضمیمہ نقل کر دیے ہیں۔اگر جدید عربی تفاسیر بھی ان کے پیش نظر رہتیں تو بہتر تھا۔محکمۂ آثار قدیمہ اردن کی دستاویزات کا عکس بھی کتاب کے استنادی پہلو کو تقویت دیتا۔کتاب کے صفحات ۶۵ تا ۸۰ بے ترتیب ہوگئے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ زیر نظر کتاب عمدہ اور تحقیقی ہے۔امید ہے کہ علمی حلقوں میں اسے پذیرائی حاصل ہوگی۔

(سراج احمد برکت اللہ فلاحی)

خطباتِ جمعہ پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی

ناشر: ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی، تعلیم آباد، سنگم وہار، نئی دہلی-۶۲، صفحات: ۳۵۱، سنۂ اشاعت: ۲۰۰۶ء،

اسلام کے تربیتی نظام میں جمعہ کے خطبات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔رسول کریم ﷺ ہر جمعہ کو مسجد کے منبر سے جو خطبات دیتے تھے ان میں عام ہدایات کے ساتھ وقت کے موضوعات اور سوالات پر بھی گفتگو ہوتی تھی اور سماج کو درپیش مسائل و مشکلات پر بھی روشنی ڈالی جاتی تھی۔یہ سلسلہ پوری اسلامی تاریخ میں جاری رہا اور جمعہ کے خطبات سے سماج کی اصلاح، لوگوں کی دینی و اخلاقی تربیت، دینی تعلیمات کی اشاعت اور عمومی ہدایت ورہ نمائی کا عظیم الشان کام انجام پاتا رہا۔آج بھی جن ممالک کی زبان عربی ہے وہاں خطبات جمعہ کے ذریعہ اس مقصد کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔

غیر عربی سماج میں عربی خطبات سے وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جو خطبات جمعہ کی روح ہے۔اس کمی کی تلافی کے لیے کچھ جگہوں پر خطبۂ جمعہ سے پہلے علاقائی زبان میں تقریر کا رواج ہے۔لیکن اس سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کے دو خطبوں میں سے پہلا خطبہ اردو یا علاقائی زبان میں دیا جائے اور دوسرا عربی میں ہو۔اس مناسبت سے آل

انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، جو ہندوستانی مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح کا علم بردار ہے، اس نے ایسے خطبات کے مجموعے تیار کرانے کی ضرورت محسوس کی جنھیں مساجد کے ائمہ جمعہ کے خطبات میں پڑھ کر سنا سکیں۔ لیکن یہ کام اب تک مطلوبہ طریقہ پر انجام نہ پا سکا تھا۔

مولانا پروفیسر سعود عالم قاسمی ہم سب کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے زیرِ نظر کتاب کی صورت میں اس ضرورت کو بحسن وخوبی پورا کیا ہے۔ مولانا موصوف جو دینی بصیرت کے ساتھ عصری آگہی بھی رکھتے ہیں اور خطبات جمعہ کے مؤثر کردار کا بھرپور احساس بھی رکھتے ہیں، انھوں نے اپنی ان گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے خطبات جمعہ کے اس مجموعہ کو جامع، دلنشیں، مؤثر، فکر انگیز اور بامقصد بنانے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اپنے پیش لفظ میں انھوں نے لکھا ہے کہ: ’’ان خطبات میں ایمان وعقائد، اعمال واذکار، اخلاق وعادات، سماجی ومعاشی اصلاح اور بعض مروّجہ رسوم کی تطہیر کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ قرآن وسنت، اسوۂ صحابہ اور تاریخ اسلامی کے معتبر واقعات سے استفادہ کیا جائے۔ زبان سادہ اور ابہام سے پاک ہو۔ ہر خطبہ اوسطاً چھ صفحات پر مشتمل ہو جو دس منٹ کے اندر پڑھا جا سکے‘‘۔ یہ انتخاب اور یہ طرز دونوں مستحسن ہیں۔ پھر مؤلف نے ان خطبات کی ترتیب بھی ہجری سال کے مہینوں کے لحاظ سے رکھی ہے۔ اس طرح ۳۵۰ صفحات کی اس کتاب میں ۵۳ خطبات تحریر کر دیے گئے ہیں، جو پورے سال کے لیے کافی ہو جاتے ہیں۔ خطبات کے موضوعات کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اختلافی باتوں سے گریز کرتے ہوئے انتہائی سہل زبان میں قرآن و حدیث اور تاریخ وسیرت کی روشنی میں خطبات تیار کیے گئے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں خطبۂ جمعہ کی اہمیت اور تقاضوں پر ایک تحریر شامل ہے اور خطیب کی ذمہ داریوں سے متعلق بڑے حکیمانہ مشورے دیے گئے ہیں، کتاب پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اور دارالعلوم دیوبند وقف کے مہتمم مولانا محمد سالم قاسمی کی تقریظات ثبت ہیں۔ ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی نے اس گراں قدر کام میں اپنا فیاضانہ تعاون پیش کیا ہے، اس پر وہ بے انتہا شکریہ کی مستحق ہے۔ ہم سوسائٹی سے توقع رکھتے ہیں کہ ان خطبات